[illegible]

انوار الاولیاء

(ترجمہ)

تذکرۃ الاولیاء

باہتمام کرمن حقیر سراز لی احمد [illegible] سجادہ [illegible] الحقی [illegible]

مطبع مجیدی [illegible] کانپور [illegible]

[illegible]

اپنی علماؒ اور اولیاؒ اور انبیاؑ کی جان پاک کے طفیل سے اس قوم سے شرمندہ مت کیجیو اور اس خاص حضرت سے کہ ابن حضوری ہے بے نصیب نہ فرمائیو اور اس کتاب کو درجہ قرب کا ذریعہ کیجیو نہ سبب دوری کا اور بیشک تو مالک قبولیت کا ہے۔ اور اب ہم ان بزرگون کے نام کہ اس کتاب مین ہین۔ چھیانوے باب مین بیان کرتے ہین۔ اللہ کے احسان سے اور اسکی بخشش سے

فہرست ابواب

اور اگر معاف کرے تو تجھکو دوست رکھتا ہون **نقل** ہے کہ ایک رات ایک حور کو خواب مین دیکھا کہ وہ کہتی ہے اے عتبہؒ مین تجھپر عاشق ہون ذرا نظر بھر دیکھ اور ایسا کام نکر کہ مجھ مین تجھمین جدائی ہو عتبہؒ نے کہا کہ مینے دُنیا کو طلاق دی ہی اور ہرگز مین اُسکی طرف التفات نہ کرونگا جب تک کہ تجھکو نہ دیکھ لونگا۔ **نقل** ہے کہ ایک روز ایک شخص حضرت عتبہؒ کے پاس آیا اُسوقت آپ تہ خانے مین تھے اُسنے کہا کہ اے عتبہ لوگ آپکا حال مجھسے پوچھتے ہین آپ کوئی کرامت مجھے دکھائین تا مین دیکھون آپنے فرمایا کہ مانگ کیا مانگتا ہی اُسنے کہا کہ تر چھوہارے مانگتا ہون اور موسم جاڑے کا تھا آپنے فرمایا کہ لے اور ایک زنبیل تازہ چھوہارون کی بھری اُسکو دی۔ **نقل** ہے کہ محمد سماکؒ اور ذوالنون مصریؒ دونون حضرت رابعہؒ کے مکان پر تھے حضرت عتبہؒ آئے اور نیا پیراہن پہنے تھے اور نکڑا کر چلتے تھے محمد سماکؒ نے کہا کہ یہ کیا چال ہی حضرت عتبہؒ نے کہا کیون نکڑا کر نہ چلون کہ میرا نام غلام جبار ہی یہ کہا اور گر پڑے جب بغور دیکھا تو معلوم ہوا کہ انتقال فرما گئے آپکو خواب مین دیکھا کہ آپ کا آدھا منھ کالا ہو گیا تھا کہا کہ یہ کیا ہوا آپنے فرمایا کہ مین ایکمرتبہ جب مین اُستاد کے پاس جا رہا تھا میری نگاہ ایک بے داڑھی مونچھ کے لڑکے پر پڑ گئی تھی حق تعالیٰ نے فرمایا کہ اسکو دوزخ پر سے بہشت مین لیجاؤ جب میرا گذر دوزخ پر ہوا تو دوزخ سے ایک سانپ نے نکل کر میرے آدھے چہرے پر کاٹا اور کہا کہ تف ہی اُسکی نظر پر۔ اگر زیادہ نظر کرتا تو مین زیادہ کاٹتا۔ اور سلام ہو اُنپر جو پیروی کرتے ہین راہِ راست کی۔ اور اللہ خوب جانتا ہی نیک بات کو

نوان باب رابعۃ العدویہ کے ذکر مین اللہ کی رحمت اُنپر ہو

وہ مخدومہ اور خاص پردہ نشین بی بی صاحبہ وہ اخلاص اور خلوص کے نقاب کو منھ پر ڈالنے والی

وہ عشق اور اشتیاق کی جلی ہوئی وہ قرب و احتراق کی شیفتہ وہ دوسری مریم صفیہ مقبول بی بی رابعۃ العدویہ ہین۔ اگر کوئی شخص اعتراض کرے کہ تونے ایک عورت کا ذکر مردون کی صف مین کیون کیا تو ہم جواب مین کہینگے کہ خواجۂ انبیا (اللہ کی رحمت ہو اُنپر اور سلام) فرماتے ہین کہ تحقیق اللہ تعالی صورتون پر نظر نہین کرتا بلکہ نظر کرتا ہی اُنکے دلون پر اور اُنکی نیتون پہ کام صورت پر نہین ہی بلکہ نیت پر ہے جیساکہ فرمایا حضرت رسول اللہ نے (اللہ کی رحمت ہو اُنپر اور سلام) کہ لوگونکا حشر حساب وکتاب روز قیامت کو اُنکی نیتون پر ہوگا۔ جب عورت راہ خدا مین مرد ہو یعنی عبادت و ریاضت مثل مردون کے کرے اُسکو عورت نہین کہہ سکتے جیساکہ عباسہ طوسیؒ نے کہاکہ کل روز قیامت کو جب میدان قیامت مین آواز دینگے کہ اے مردو اولاً جو شخص کہ مردون کی صف مین قدم رکھیگا حضرت مریم ہونگی کہتے ہین کہ اگر حضرت رابعہؒ حسن بصریؒ کی مجلس مین نہوتی تھین تو آپ وعظ نفرماتے تھے اور اُس مجلس مین تشریف نہ لاتے تھے۔ پس ضرور نہی کہ حضرت رابعہؒ کا ذکر مردون مین کیا جاوے۔ بلکہ اصلی مطلب وہ ہی کہ اسجگہ جن لوگونکا ذکر ہی سب باعتبار توحید حکم واحد رکھتے ہین پس یہان من و توئی کا کہاں ذکر ہی اور مرد و عورت کا کیا تذکرہ جیساکہ بوعلی فارمدیؒ کہتا ہی کہ نبوت ذات عزت اور بلندی ہی بڑائی اور چھوٹائی کو اُسمین دخل نہین پس ولایت بھی اسیطرح پر ہی خاص کرکے حضرت رابعہ بصریؒ کہ اپنے زمانے مین معاملت اور معرفت مین ثانی نہ رکھتی تھین اور تمام بزرگ اُنکو معتبر و صاحب عزت سمجھتے تھے اور اہل زمانہ کے یے حجت قاطعہ تھین۔ **نقل** ہے کہ جس رات کو کہ حضرت رابعہؒ پیدا ہوئین اُنکے باپ کے گھر مین اسقدر بھی نہ تھا کہ روغن کو دین تاکہ انکی ناف کو ملین (یعنے اِسقدر بھی نہ تھا کہ جسکا تیل لاکر اُنکی ناف پر ٹپکایا جاتا اور وہ چکنی ہوتی جیساکہ دستور ہے) غرضکہ یہانتک تنگ حال تھے نہ گھر مین چراغ تھا نہ لتہ یعنے پرانا کپڑا کہ اُنکو اُٹھاتے اُنکے والد کے تین بیٹیان اور تھین اور حضرت رابعہ چوتھی تھین اور اُنکو رابعہ اسیوجہ سے کہتے ہین کہ رابعہ کے معنی چوتھی عورت کے ہین پس اُنکی بیوی نے کہاکہ فلان پڑوسی کے پاس جاکر تھوڑا سا تیل مانگ لائیے تاکہ ہم

بچراغ جلائیں اور کہتے ہیں کہ حضرت رابعہؒ کے باپ نے یہ عہد کیا تھا کہ میں کسی مخلوق سے کوئی چیز نہ مانگونگا۔ باہر آئے اور اُس پڑوسی کے دروازے پر دستک دی اور لوٹ آئے اور بیوی سے آکر کہا کہ وہ پڑوسی دروازہ نہیں کھولتا ہے اور اُسی رنج و غم میں سو گئے حضرت رسول علیہ السلام کو خواب میں دیکھا کہ فرماتے ہیں غمگین مت ہو اسلیئے کہ یہ لڑکی ایسی مقبول اور برگزیدہ لڑکی ہے کہ کہ ستر ہزار اُمت اُسکی شفاعت میں ہوگی یعنی میری اُمت کے ستر ہزار آدمی اُسکی شفاعت سے بخشے جائینگے پھر فرمایا کہ امیر بصرہ کے پاس ایک کاغذ پر یہ لکھکر بھیجا کہ ہر رات کو تو مجھپر سو بار درود بھیجتا تھا اور جمعے کی رات کو چار سو بار یہ جمعے کی رات جو گذر گئی تو تم میں درود پڑھنا بھول گیا اُسکے عوض میں چار سو دینار بطور کفارہ اِس مرد کو دے حضرت رابعہؒ کے والد جب بیدار ہوئے تو روتے ہوئے اُٹھے اور اِس مضمون کی عرضی لکھی اور ایک دربان کے ہاتھ بھیجی امیر نے وہ عرضی دیکھتے ہی کہا کہ دس ہزار درم فقیروں کو اِسکے شکرانے میں دو کہ حضرت رسول اللہ نے مجکو یاد فرمایا ہے اور چار سو درہم اِس مرد کو دو اور اُس سے کہو کہ میں چاہتا ہوں کہ تو اندر آئے کہ میں تجھکو دیکھوں لیکن خوب نہیں معلوم ہوتا کہ تجھ ایسا شخص ساتھ اِس صفت کے متصف کہ پیغام رسول علیہ السلام کا لایا ہے میرے روبرو آئے میں خود آؤنگا اور داڑھی و مونچھوں سے تیری چوکھٹ کی خاک صاف کرونگا لیکن میں تجھکو خدا کا واسطہ دیتا ہوں کہ جب کبھی تجھے کچھ ضرورت درپیش آئے تو مجھپر ظاہر کرے۔

پھر حضرت رابعہؒ کے باپ نے وہ زر لیا اور جس چیز کی ضرورت تھی خریدی۔ جب حضرت رابعہؒ بڑی ہوئیں اُنکے والدین نے انتقال کیا اور شہر بصرہ میں قحط پڑا آپ کی بہنیں متفرق ہوگئیں اور حضرت رابعہؒ بھی کسی طرف کو چلدیں ایک ظالم نے آپ کو پکڑ کر اپنی خادمہ بنایا اور پھر چند درہم پر بیچڈالا خریدار گھر میں لے گیا اور آپسے سخت محنت کے کام لیتا تھا۔ حضرت رابعہؒ ایک روز جارہی تھیں ایک نامحرم آپکے سامنے آگیا حضرت رابعہؒ بھاگیں راہ میں گر پڑیں آپ کا ہاتھ ٹوٹ گیا آپنے مُنھ خاک پر رکھکر کہا کہ اے بارخدایا میں غریب ہوں اور بے ماں اور باپ کی اور قیدی اور ہاتھ ٹوٹی ہوئی مجکو باوجود اِن سب باتوں کے کچھ غم نہیں ہے مگر ہاں تیری

رضا کی طالب ہون اپنے فضل سے مجھپر ظاہر کردی تو مجھسے راضی ہے یا نہین ایک آواز سُنی کہ تو غم مت کھا
کہ کل بروز قیامت تیرا وہ رُتبہ ہوگا کہ آسمان کے مقرب فرشتے تجھپر فخر کرینگے پھر حضرت رابعہؒ اپنی مالک کے
گھر مین آئین آپ ہمیشہ روزہ رکھتی تھین اور خواجہ کی خدمت کرتی تھین اور شام سے لیکر صبح تک نماز و
قیام مین گذارتی تھین اتفاق سے ایک رات خواجہ خواب سے بیدار ہوا۔ ایک آواز سُنی نگاہ کی حضرت
رابعہؒ کو دیکھا کہ سجدہ مین پڑی یہ کہہ رہی ہین۔ الٰہی تو جانتا ہے کہ میرے دل کی آرزو و خواہش تیرے فرمان کے
بجالانے مین ہے اور میری آنکھونکی روشنی تیری درگاہ کی خدمت مین ہے اگر کام میرے ہاتھ مین ہوتا یعنی اگر
مین خود مختار ہوتی تو ایکدم تیری خدمت سے نہ آسودہ ہوتی ہر دم کو تیری خدمت مین صرف کرتی لیکن
تو نے مجکو ایک مجھ ایسے مخلوق کا ماتحت کیا ہے اس سبب سے مین دیر کرکے خدمت مین حاضر ہوتی ہون۔
اور اسطرح پر مناجات کر رہی ہین۔ خواجہ نے بغور دیکھا تو کیا دیکھتا ہے کہ ایک قندیل نور آپکے سر پر
معلق ہے اور سارا گھر اُسکی روشنی سے بھرا ہے۔ جب یہ کیفیت دیکھی تو اُٹھ بیٹھا اور سوچنے لگا اور اپنے دل مین
کہتا تھا ایسے درجے کے شخص سے اپنا کار خدمت لینا مناسب نہین بلکہ ہمکو اُسکی خدمت کرنا چاہیے
جب روز روشن ہوا تو اُس خواجہ نے حضرت رابعہؒ پر نوازش کی اور آزاد کردیا اور کہا کہ اگر آپ یہان
رہینگی تو ہم سب آپ کی خدمت کرینگے ورنہ آپ مختار ہین حضرت رابعہؒ اجازت مانگکر باہر آئین
اور خدا کی عبادت مین مشغول ہوئین کہتے ہین کہ حضرت رابعہؒ ایک رات اور دن مین نماز کی
ہزار رکعتین پڑھتی تھین اور کبھی کبھی آپ حضرت حسن بصریؒ کی مجلس مین جاتی تھین اور اُنکی پند و وعظ
سے حظ اُٹھاتی تھین۔ اور بعض لوگ کہتے ہین کہ آپ شروع مین گانی بجاتی تھین اور پھر
توبہ کی اور ویرانے مین سکونت پذیر ہوئین اور اُسکے بعد عبادت خانے مین گوشہ گزین ہوئین اور مدت تک
وہان عبادت کرتی رہین بعد اُسکے آپ کو خانہ کعبہ کے حج کا شوق پیدا ہوا آپ نکلکر بیابان مین آئین
آپکے پاس ایک لاغر ضعیف گدھا تھا آپنے اپنا سارا اسباب اُسپر لادا تھا بیابان مین وہ گدھا مر گیا
لوگون نے کہا کہ ہم آپ کا اسباب اُٹھا کر لیچلینگے آپنے فرمایا کہ تم سب لوگ جاؤ اسلیے کہ مین تمھارے
بھروسے پر نہین آئی ہون قافلہ چلدیا حضرت رابعہؒ اکیلی رہ گئین آپ نے سر اُٹھا کر کہا

کہ الٰہی عظیم القدر شہنشاہ ایک عاجز و غریب عورت کے ساتھ ایسا ہی معاملہ کرتے ہین کہ مجکو تونے اپنی گھر کی طرف بُلایا اور راہ کی درمیان میرے گدھے کو مارڈالا اور بیابان مین مجکو اکیلا چھوڑ دیا ابھی مناجات ختم ہنوئی تھی کہ گدھا اُٹھ کھڑا ہوا پھر حضرت رابعہؒ نے اسباب اُسپر لادا اور جانب مکہ معظمہ روانہ ہوئین۔ ایک راوی اسطرح پر روایت کرتے ہین کہ مدت کے بعد مینے اُس دُبلے ضعیف گدھے کو دیکھا کہ لوگ بیچ رہے ہین مصنفؒ کی اس جگہ اس نقل کے بیان کرنے سے غرض یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت رابعہؒ کی دُعا کی برکت سے اُس مُردہ گدھے کو حیات دراز عطا فرمائی کہ بعد مدت کے دیکھنے والے نے اُس گدھے کو اُسی حالت مین کہ پہلے دیکھا تھا پھر دیکھا جب حضرت رابعہؒ مکہ معظمہ کے قریب مین پہونچ گئین تو آپ چند روز بیابان مین ٹھہرین اور مناجات کی کہ الٰہی میرا دل مغموم و رنجیدہ ہے کہ مین کہان جاتی ہون اسلیے کہ مین تو ایک مٹی کا ڈھیلا ہون اور وہ خانہ کعبہ ایک پتھر کا گھر ہے اور میرا دلی مدعا یہ ہے کہ تجکو پاؤن۔ حق تعالیٰ نے بیواسطہ آپکے دل مین خطاب کیا کہ ای رابعہؒ کیا تو چاہتی ہے کہ اٹھارہ ہزار عالم کا خون تیری نام لکھا جائے کیا تو نے نہین سُنا کہ موسیٰؑ نے دیدار کی آرزو کی ہمنے اپنی تجلی کے چند ذرّے پہاڑ پر ڈالے ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا۔ **نقل ہے** کہ دوسری مرتبہ حضرت رابعہؒ حج کو جاتی تھین آپنے بیابان کے درمیان سے کعبے کو دیکھا کہ آپکے استقبال کے لیے آیا تھا حضرت رابعہؒ نے کہا کہ مجھے رب البیت یعنی مالک خانہ کعبہ کہ حق تعالیٰ ہے چاہیے مین خانہ کعبہ کو کیا کرونگی مجھے استقبال من تقرب الی شبرا تقربت الیہ ذراعا یعنے جو آتا ہے میری طرف ایک بالشت مین آتا ہون اُسکی طرف گز بھر۔ کا چاہیے۔ مین کعبے کو کیا دیکھون اور کعبے کے جمال سے کیا خوشنود ہون۔

نقل ہے کہ حضرت ابراہیم ادہم رحمۃ اللہ کی رحمت اُنپر ہو جب عازم مکہ ہوئے تو چودہ برس کے عرصے مین قدم قدم پر دو دو رکعت نماز پڑھتے کعبے تک پہونچے اور آپ ہردم یہ فرماتے تھے کہ دوسرے اس راہ مین قدم سے چلے ہین مین آنکھون سے چلونگا جب آپ مکے مین داخل ہوئے تو آپ نے خانہ کعبہ کو نہ دیکھا آپنے فرمایا کہ افسوس یہ کیا حادثہ ہے شاید کہ میری آنکھون مین کچھ خلل آگیا غیب سے آواز دینے والے نے آواز دی کہ تیری آنکھون مین

کسی طرح کا نقصان نہین آیا ہی بلکہ کعبہ استقبال کو ایک ضعیفہ کے گیا ہی کہ وہ اسطرف کو آرہی ہے حضرت ابراہیمؒ ادہم غیرت سے شور مین آئے اور کہا کہ وہ کون عورت ہے اتنے مین حضرت رابعہؒ کو دیکھا کہ لکڑی ٹیکتی آرہی ہین کعبہ اپنی جگہ پر آکر قائم ہوا حضرت ابراہیمؒ ادہم نے کہا اے رابعہؒ یہ کیا شور ہے اور کیا ہنگامہ کہ جہان مین تو نے برپا کیا ہی حضرت رابعہؒ نے کہا کہ تو نے خود شور جہان مین ڈالا ہی کہ چودہ برس کے عرصے مین خانۂ کعبہ تک پہونچا ہی حضرت ابراہیمؒ ادہم نے کہا کہ ہان سچ ہے مینے چودہ برس کے عرصے مین قدم قدم پر نماز پڑھ کے بیابان کو طے کیا ہے حضرت رابعہؒ نے کہا کہ تو نے نماز مین طے کیا ہے اور مینے ساتھ عجز و نیاز کے طے کیا ہے پھر حج ادا کیا اور زار زار روئین اور کہا الٰہی تو نے حج پر بھی وعدۂ نیک فرمایا ہی اور مصیبت پر بھی اب اگر میرا حج مقبول نہین ہے تو یہ بڑی مصیبت ہے پس میری مصیبت کا ثواب کہان ہی پھر بصرہ کو آئین اور عبادت الٰہی مین مشغول ہوئین جب دوسرا سال آیا تو کہا کہ اگر اگلے سال کعبے نے میرا استقبال کیا تھا تو اس سال مین کعبے کا استقبال کرونگی جب وقت سفر کا آیا تو حضرت شیخ فارمدی (اللہ کی رحمت انپر ہو) نقل کرتے ہین کہ آپ بیابان کی طرف راہی ہوئین اور سات برس کے عرصے مین پہلو کے بل لڑھکتی لڑھکتی عرفات تک پہونچین غیب سے ہاتف نے آواز دی کہ اے مدعیۂ دیدار یہ کیا آرزو ہی کہ تجھے ہوئی ہے اگر تو مجھے چاہتی ہی تو درخواست کر تاکہ مین ایک تجلی کرون کہ آناً فاناً مین تو جلکر خاکستر ہو جاوے حضرت رابعہؒ نے کہا کہ اے رب العزت رابعہؒ کو اسقدر طاقت نہین ہی ہان البتہ مرتبۂ فقر کی خواستگار ہون ندا آئی کہ اے رابعہؒ فقر گویا کہ ہماری قہر کا خشک سال ہی کہ جسکو ہمنے ایسے مردون کی راہ پر رکھا ہی کہ جب انمین اور ہماری وصال کی بارگاہ مین ایک بال سے زیادہ فرق نہین رہتا ہے تو معاملہ پلٹ جاتا ہی اور فراق سے مبدل ہوتا ہی یعنے جب وہ قریب ہے کہ ہمارے وصال کو پاوین ہم پھر انکو اپنے قرب سے دور ڈالدیتے ہین اور باوجود اسکے وہ شکستہ خاطر نہین ہوتے اور ہردم سرگرم رہتے ہین اور تو ابھی اپنے زمانے کے ستر پردون مین ہی جب تک کہ اُن سب سے باہر نہ نکلے اور قدم ہماری راہ مین نہ جائے اور اُن ستر پردون کو نہ اُتارے

تجکو زیب نہین دیتا کہ ہماری فقر کا نام لے اور ذکر کرے لیکن دیکھ حضرت رابعہؒ نے دیکھا تو خون کا دریا ہوا مین معلق نظر آیا غیب سے آواز دینے والے نے آواز دی کہ یہ سب ہمارے عاشقون کی آنکھ کا خون ہی کہ ہماری طلب پر مستعد ہوئے ہین اور پہلی ہی منزل مین ایسے منخسف ہوئی ہین کہ اُنکے نام و نشان کا دونون جہان مین کسی مقام پر سُراغ نہین لگتا حضرت رابعہؒ نے کہا کہ یا رب العزت ایک صفت تو اُنکی دولت سے مجھے بھی دکھلا دی اُسیدم حضرت رابعہؒ کو عذر کہ عورتونکو ہوتا ہی در پیش آیا غیب سے آواز دینے والے نے آواز دی کہ اوّل مقام اُنکا یہی ہی جو سات برس پہلو کے بَل چلتے ہین تاکہ ہماری راہ مین ایک ڈھیلے کی زیارت کرین جب اُس ڈھیلے کے قریب پہونچتے ہین اُنکی بیماری کے سبب سے راہ اُنپر بند ہوجاتی ہی حضرت رابعہؒ نے بیقرار ہو کر کہا کہ ای خداوند اگر تو مجکو اپنے گھر مین رہنے کی اجازت نہین دیتا ہے تو اچھا مجکو بصرہ مین کہ میرا وطن ہی رہنے کی اجازت دے اور بیشک مین تیری گھر مین رہنے کی لیاقت نہین رکھتی ہون کیونکہ مینے بغیر تیرے گھر کے پہونچے ہوئے تیرے دیدار کی آرزو کی اسلیے سزاوار اسی محرومی کی ہون یہ کہکر حضرت رابعہؒ لوٹ آئین اور بصرہ مین آکر عبادت خانے مین معتکف ہوئین نقل ہے کہ دو شیخ حضرت رابعہؒ کی زیارت کو آئے اور دونون بھوکے تھے آپس مین کہنے لگے کہ اگر حضرت رابعہؒ کھانا پیش کرینگی تو ہم کھالینگے اس لیے کہ اُنکا کھانا حلال روزی سے ہوگا حضرت رابعہؒ کے پاس دو ٹکیان اُسوقت موجود تھین پیش کین اتنے مین ایک سائل نے آواز دی حضرت رابعہؒ نے دونون ٹکیان اُٹھاکر سائل کو دیدین دونون شیخ حیرت مین آگئے تھوڑی دیر کے بعد ایک لونڈی آئی اور گرم روٹیون کی تھئی لائی اور کہا کہ بیگم صاحبہ نے بھیجی ہین حضرت رابعہؒ نے گنین تو اٹھارہ تھین آپنے فرمایا کہ واپس لیجا کیونکہ تونے غلطی کی ہی یعنے یہ روٹیان کسی اور کے واسطے بھیجی ہین مجکو نہین بھیجین تو غلطی سے مجکو دیے جاتی ہی لونڈی نے عرض کیا کہ حضرت بی بی صاحبہ مین بھولی نہین ہون آپ ہی کے پاس بھیجی ہین حضرت رابعہؒ نے کہا کہ نہین لیجا تونے غلطی کی ہے لونڈی

ناچار ہوکر واپس لے گئی اور اپنی بیگم سے سارا ماجرا کہا اُسنے ۲۰ روٹیان اور اُن روٹیون پر رکھکر
کہا کر لیجا جب حضرت رابعہؓ کے پاس لونڈی پھر لائی تو آپنے پھر گنا بیس تھین لے لین اور
اُن دونون شیخون کے آگے رکھدین وہ دونون کہاتے جاتے تھے اور حیرت و تعجب مین تھے
بعد فراغ طعام اُن دونون نے پوچھا کہ یہ کیا راز تھا حضرت رابعہؒ نے فرمایا کہ جب تم آئے تو
مین تمکو دیکھکر جان گئی کہ تم بھوکے ہو مینے اپنے دل مین کہا کہ ۲ ٹکیان دو بزرگون کے سامنے
کیا رکھون جب سائل آیا تو مینے اُسکو دیدین اور مناجات کی کہ ای پروردگار تونے فرمایا ہے
کہ ایک کے عوض مین ہم دس گُنا دیتے ہین اور اسپر مین یقین رکھتی ہون اب مینے تیری رضا کے لیے
دونون روٹیان دی ہین تو اُسکے عوض مین موافق اپنے فرمان کے بیس عطا فرما جب لونڈی اٹھارہ
روٹیان لیکر آئی تو مین جان گئی کہ یا تو کچھ تصرف ہوا ہی یا مجکو نہین بھیجی ہین مینے واپس کین
یہانتک کہ بیس ۲۰ پوری ہوگئین۔ **نقل ہے** کہ حضرت رابعہؒ ایک رات عبادت خانے مین نماز پڑھتے
پڑھتے اسقدر تھک گئین کہ سو گئین اور ایسی ذوق و شوق الٰہی مین مستغرق تھین کہ آپ کی
آنکھ مین نرکل چُبھ گیا اور آپ کو خبر نہوئی ایک چور آیا اور چادر حضرت رابعہؒ کی لیکر چاہا کہ چلدیوے
راستہ نپایا چادر کو جس جگہ رکھی تھی ناچار ہوکر لا رکھا راستہ ملگیا پھر اُس چور نے چادر کو اُٹھایا پھر
راستہ بھول گیا غرضکہ اُسنے چند بار اسیطرح پر کیا کہ چادر کو رکھا اور اُٹھایا یہانتک کہ اُسنے عبادت خانے
کے گوشے سے ایک آواز سُنی کہ ای مرد تو اپنے آپ کو رنج و تکلیف مین مت ڈال اسلیے کہ کئی برس
ہوگئے ہین کہ اُسنے اپنے آپ کو ہمارے سپرد کیا ہے جب سے ابلیس مین وہ قدرت نہین رہی
کہ اُسکے پاس پھٹکے چور بیچارے کی کیا طاقت ہی کہ اُسکی چادر کے پاس تک پھٹکے بس تو چلاجا
اور ای گرہ کٹ اِس محنت مین مت پڑ اِسلیے کہ اگر ایک دوست سو رہا ہی تو دوسرا دوست تو
جاگ رہا ہے وہ تجکو کس طرح لیجانے دے گا۔ **نقل ہے** کہ حضرت رابعہؒ کی ایک خادمہ
سالن پکا رہی تھی کئی روز سے کچھ پکایا نہ تھا پیاز کی حاجت ہوئی لونڈی نے کہا اگر فرمایئے
تو پڑوس سے جاکر مانگ لاؤن حضرت رابعہؒ نے کہا کہ چالیس ۴۰ برس ہوگئے کہ مینے عہد کیا ہے

کہ سوای خدا کے اور کسی سے کچھ نہ مانگونگی اگر پیاز نہین ہی تو نہین سہی یہ گفتگو ہو ہی رہی تھی کہ ایک پرندہ چند گٹھیان پیاز کی چھلی ہوئی اپنی چونچ مین لایا اور ہانڈی مین ڈالدین حضرت رابعہؒ نے فرمایا کہ مین شیطان کے مکر سے بےخوف نہین ہون اور پیاز کی گٹھیون کو پڑا رہنے دیا اور روکھی روٹی کھائی۔ **نقل ہے** کہ ایک روز حضرت رابعہؒ ایک پہاڑ پر چڑھ گئین ساری شکار ہرن گورخر وغیرہ آپکے پاس آکر جمع ہوئے اور آپ کو تکنے لگے اتفاق سے حضرت حسن بصریؒ اُدھر سے گذرے سب بھاگ گئے حضرت حسنؒ نے جب یہ دیکھا تو حیرت مین گئے اور پوچھا کہ ای رابعہؒ یہ سب جانور مجھ سے کیون بھاگ گئے اور تجھسے کیون مانوس ہوئے حضرت رابعہؒ نے کہا کہ آپنے آج کیا کھایا ہی حضرت حسنؒ نے کہا کہ مینے گوشت روٹی کھایا ہی حضرت رابعہؒ نے کہا کہ بھلا جب آپ نے اُنکا گوشت کھایا ہی تو وہ آپ سے کسطرح نہ بھاگین **نقل ہے** کہ ایکمرتبہ حضرت رابعہؒ حضرت حسنؒ کے گھر جانکلین حضرت حسنؒ عبادت خانہ کے کوٹھے پر اسقدر روتے تھے کہ آنسو پرنالے سے ٹپک رہے تھے حضرت رابعہؒ نے دریافت کیا یہ کیسا پانی ہی جب معلوم ہو گیا کہ آنسو ہین تو کہا کہ ای حسنؒ اگر یہ رونا نفس کی مکاری سے نہین ہے تو آنسو مت بہا تاکہ تیرے اندر ایسا دریا ہو جاوے کہ اگر تو دل کو اُسمین ڈھونڈھے تو نہ پائے مگر نزدیک خدای تعالی کے کہ وہ صاحب قدرت ہی حضرت حسنؒ کو یہ بات ناگوار معلوم ہوئی لیکن چپکے کچھ نہ کہا ایک روز حضرت حسنؒ نے حضرت رابعہؒ کو دریای فرات کے کنارے پر بیٹھا دیکھا حضرت حسنؒ نے اپنی جانماز پانی پر بچھائی اور کہا ای رابعہؒ آؤ تاکہ ہم تم دونون یہان دو رکعت نماز ادا کرین حضرت رابعہؒ نے کہا کہ ای اُستاد اگر تو چاہتا ہی کہ دُنیا کی بازار مین خلق کو دکھاوے تو اسیطرح چاہیے تاکہ تیرے دوسرے ہمجنس اُس سے عاجز ہون پھر حضرت رابعہؒ نے اپنی جانماز ہوا مین بچھائی اور کہا کہ ای حسنؒ یہان آؤ تاکہ خلق کی نظرون سے پوشیدہ ہو جاوین پھر حضرت رابعہؒ نے چاہا کہ حضرت حسنؒ کا دل راضی کردین کہا ای اُستاد جو کچھ کہ تو نے کیا ادنی ادنی مچھلی کرتی ہے اور جو کچھ کہ مینے کیا چھوٹی سی چھوٹی مکھی کرتی ہی حقیقت کار اِن دونون سے باہر ہے۔ **نقل ہے** کہ حضرت حسن بصریؒ

نے فرمایا کہ مین ایک شبانہ روز حضرت رابعہؒ کے پاس رہا اور مینے طریقت اور حقیقت کا ذکر اس خوبی اور محویت کے ساتھ بیان کیا کہ نہ میرے دل پر گذرا کہ مین مرد ہون اور نہ اُنکے دل پر کہ وہ عورت ہی۔ آخر کار جب مین اُٹھا تو مینے اپنے آپ کو ایک مفلس دیکھا اور اُنکو ایک مخلص پایا۔ **نقل ہے** کہ حضرت حسنؒ ایک رات مع اپنی یارون کے حضرت رابعہؒ کے پاس گئے حضرت رابعہؒ کے یہان چراغ نہ تھا اور اُن لوگونکو چراغ کی ضرورت ہوئی حضرت رابعہؒ نے اپنی انگلیو نپر پھونک ماری اُنگلیان دہک اُٹھین اور تاریک گھر مثل روز روشن کے منوّر ہو گیا اگر کوئی معترض اعتراض کرے کہ یہ بات خلافِ قیاس ہی تو ہم اُس سے کہینگے کہ جو شخص پیروی نبیؐ کی کریگا ضرور اُسکو آنحضرتؐ کے معجزے سے حصّہ نصیب ہوگا۔ ہان یہ فرق الفاظ کا بیشک ہی کہ پیغمبرؐ کے کار کو کہ خلافِ عادت ہو معجزہ کہتے ہین اور ولی کے ایسے کار کو کرامت اور وہ کرامت در اصل بہ برکت پیروی پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے حاصل ہوتی ہی جیسا کہ وارد ہی کہ جو شخص کہ مال حرام سے ایک دانگ دشمن کو لوٹا دیتا ہی اور اُسکو نہین لیتا مدارج نبوّت سے ایک درجہ ضرور پاتا ہی اور فرمایا سچا خواب نبوّت کے چالیس درجون سے ایک درجہ ہے۔ **نقل ہے** کہ ایک بار حضرت رابعہؒ نے تین چیزین حضرت حسنؒ کو بھیجین۔ موم۔ اور سوئی۔ اور ایک بال۔ اور کہلا بھیجا کہ موم کی طرح جہان کو منوّر رکھ اور آپ کو جلاتا رہ اور سوئی کی طرح برہنہ رہ اور ہمیشہ کام کرتا رہ جب اِن دونون کو عمل مین لاوے تو مثل بال کے ہوجا تاکہ تیرا کام نہ بگڑے۔ **نقل ہے** کہ حضرت حسنؒ نے حضرت رابعہؒ سے کہا کہ خاوند کی رغبت کرو یعنی آپ کسی سے نکاح کرو حضرت رابعہؒ نے فرمایا کہ عقد نکاح ایسے شخص کے لیے ثابت ہے کہ ہستی وجسم رکھتا ہو یہان ہستی وجسم کہان ہی اسلیے کہ مین خود مختار نہین ہون بلکہ پروردگار عالم کی مملوکہ ہون اُس سے نکاح کی گفتگو کرنا چاہیے پھر حضرت حسنؒ نے کہا کہ اے رابعہؒ تمنے یہ درجہ کیونکر پایا حضرت رابعہؒ نے کہا کہ واضح ہو کہ مینے کل موجودات کو اُسمین گم کردیا حضرت حسنؒ نے کہا کہ تمنے اُسکو کیونکر جانا حضرت رابعہؒ نے جواب دیا کہ چون و چرا اُسے

آپ نے جانا ہوگا ہم تو اُسکو بچون و چرا جانتے ہین۔ نقل ہے کہ ایک روز حضرت حسن بصریؒ
حضرت رابعہؒ کے عبادت خانے مین گئے اور کہا کہ میری سامنے اُن علوم سے جنکی تمکو تعلیم نہین ہوئی
اور نہ تمنے سُنے بلکہ بغیر وسیلے مخلوق کے تمھاری دل مین حق تعالیٰ نے القا کیے کچھ بیان فرمائیے
حضرت رابعہؒ نے کہا کہ مینے چند سُوت کی انٹیان کاتی تھین تاکہ اُنکو بیچکر اپنی روزی حاصل کرون
مینے دو درم کے عوض اُن انٹیون کو بیچکر ایک درم ایک ہاتھ مین لیا اور دوسرا دوسری ہاتھ مین
اور اس خوف سے کہ اگر مین دونون درمون کو ایک مُٹھی مین لونگی تو جوڑا ہوجائیگا اور مجھ راہ سے
بے راہ کریگا ایک تو یہی بات میری آج کے دن کی کشایش کی باعث ہوئی حضرت رابعہؒ سے
لوگون نے کہا کہ حضرت حسنؒ کہتے ہین کہ اگر کل قیامت کو مین ایک دم حق تعالیٰ کے دیدار سے
محروم رہون گا تو روز آخرت کو اسقدر گریہ وزاری کرون گا کہ تمامی بہشتیون کو مجھپر رحم آوے
حضرت رابعہؒ نے کہا کہ یہ بات سچ ہے لیکن آخرت مین سوائے ایسے شخص کے کسیکو شایان
نہین کہ جسکی اس دنیا مین ایسی حالت ہو کہ اگر ایکدم خدا کی یاد سے غافل رہتا ہے تو
بیقراری سے گریہ وزاری آغاز کرتا ہے۔ لوگون نے حضرت رابعہؒ سے کہا کہ آپ شوہر
کیون نہین کرتین آپ نے فرمایا کہ مجھے تین چیزون کا غم ہے اگر تم مجھے اُنسے بے غم کردو
تو مین شوہر کرون اوّل یہ ہو کہ بتاؤ کہ ایمان کی سلامتی کے ساتھ مرونگی یا نہین لوگون
نے کہا کہ ہم نہین جانتے اور دوسری یہ ہو کہ میرا اعمال نامہ داہنے ہاتھ مین دینگے یا نہین لوگون
نے کہا کہ خدا کو خبر ہے اور تیسری یہ ہو کہ جسوقت کہ ایک جماعت کو داہنے ہاتھ کی طرف سے
بہشت مین لیجاوینگے اور ایک جماعت کو بائین ہاتھ کی طرف سے دوزخ مین بھیجین گے
مین کونسی طرف چلونگی لوگون نے کہا کہ ہم نہین جانتے آپنے فرمایا کہ جب مجکو یہ رنج والم
درپیش ہین تو تم ہی بتاؤ کہ مجھے کس طرح خاوند کی آرزو ہو۔ تو لوگون نے حضرت رابعہؒ سے
پوچھا کہ آپ کہانسے آئی ہین آپ نے فرمایا کہ اُس جہان سے۔ لوگون نے کہا کہ آپ کہان
جائینگی فرمایا کہ اُس جہان مین لوگون نے کہا تو پھر آپ اس جہان مین

کیا کرتی ہین فرمایا کہ افسوس کرتی ہون لوگون نے کہا کہ کیون۔ فرمایا اسلیے کہ روٹی اُس جہان کی
کھاتی ہون اور کام اس جہان کا کرتی ہون لوگون نے کہا کہ آپ بہت شیرین زبان ہین مسافرخانی کی
نگہبانی کی آپ شایان ہین فرمایا کہ مین خود اپنے مسافرخانی کی محافظ ہون جو کچھ کہ میری اندر ہے اُسکو
باہر نکالتی ہون اور جو کچھ کہ باہر ہی اُسکو اندر نہین گھُسنے دیتی ہون خواہ کوئی آوی یا جاوے مجھے کچھ
اُس سے کام نہین کیونکہ مین محافظِ دل ہون نہ گِل۔ لوگون نے حضرت رابعہؓ سے کہا کہ شیطان سے آپ
دشمنی رکھتی ہین فرمایا کہ رحمن کی دوستی سے مجکو فرصت کہان کہ شیطان کی دشمنی مین مشغول ہون
نقل ہے کہ حضرت رابعہؓ نے فرمایا کہ مینے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھا
آپ نے فرمایا کہ اے رابعہؓ تو مجکو دوست رکھتی ہے مینے کہا کہ یا رسول اللہؐ کون ہوگا کہ آپ کو
دوست نہ رکھتا ہوگا لیکن خدا کی محبت مجھپر ایسی چھائی ہی کہ اُسکے سوا کی دوستی اور دشمنی کی
میرے دل مین جگہ نہین ہی لوگون نے محبت کی کیفیت پوچھی فرمایا کہ محبت روزِ ازل سے
آئی اور ابد ہو کر گذری۔ ہجدہ ہزار عالم مین کسیکو ایسا نپایا کہ ایک گھونٹ اُسکا پیتا آخر کار
واصل بحق ہوئی اور وہان سے یہ ارشاد ہوا کہ یُحِبُّہُم وَیُحِبُّونَہٗ اللہ اُنکو دوست رکھتا ہی
اور وہ اللہ کو دوست رکھتے ہین لوگون نے حضرت رابعہؓ سے کہا کہ جسکو آپ پوجتی ہین
اُسکو دیکھتی بھی ہین فرمایا کہ اگر مین نہ دیکھتی تو پرستش نکرتی۔ **نقل ہے** کہ حضرت رابعہؓ
ہمیشہ روتی رہتی تھین لوگون نے کہا کہ آپ اِسقدر کیون روتی ہین فرمایا کہ مین اُسکی
جُدائی سے ڈرتی ہون اِسلیے کہ اُسکی خوگر ہوگئی ہون ایسا نہو کہ موت کے وقت
ندا آوے کہ تو ہماری درگاہ کے لائق نہین ہی لوگون نے کہا کہ بندہ کب راضی ہوتا ہی
حضرت رابعہؓ نے فرمایا جسوقت کہ محنت پر شاکر ہوتا ہی جسطرح کہ نعمت پر لوگون نے کہا
کہ اگر گنہگار توبہ کرتا ہے تو وکیلان قضا و قدر قبول کرتے ہین یا نہین حضرت رابعہؓ نے
فرمایا کہ گنہگار ہرگز توبہ نہین کرسکتا جب تک کہ خداوند اُسکو توبہ کی توفیق نہ دیوے
پس خداوند تعالی قبول بھی فرماتا ہی اور پھر حضرت رابعہؓ نے فرمایا کہ اے لوگو دیکھو آنکھ

اور زبان اور کان اور ہاتھ پاؤن سے خدا کی طرف راہ نہین ہی کام دل سے پڑا ہے پس جہانتک ہوسکے کوشش کرو تاکہ دل بیدار ہو اِسلیے کہ جب دل بیدار ہوگیا پھر یار کی حاجت نہین یعنے دل بیدار وہ ہی کہ حق مین گم ہوجاوی اور جو کہ اُسمین گم ہوا اُسے یار کی کیا حاجت ہی کیونکہ درجۂ فنا فی اللہ یہی ہی۔ نقل ہے کہ حضرت رابعہؒ نے فرمایا کہ زبان سے استغفار کرنا کام جھوٹون کا ہی اور فرمایا کہ اگر ہم خود بینی کے ساتھ توبہ کرین تو دوسری توبہ کے محتاج ہین۔ اور فرمایا کہ اگر صبر مرد ہوتا تو کریم ہوتا اور فرمایا کہ معرفت کا ثمرہ خدا کیطرف متوجہ ہونا ہی اور فرمایا کہ عارف وہ ہی کہ حق تعالیٰ سے دل چاہے اور جب حق تعالےٰ اُسکو پاک وصاف دل عطا فرماوی تو اُسیدم اُسکو خدا کے سپرد کر دیوے تاکہ اُسکے قبضے مین محفوظ رہے اور اُسکے پردے مین لوگون سے پوشیدہ ہووی حضرت صالح مری رحمہ اللہ اکثر فرماتے تھے کہ جو کوئی کہ کسی دروازے کو کھٹکھٹاتا ہی ایک نہ ایک دن ضرور وہ دروازہ اُسپر کشادہ ہوتا ہی ایک بار حضرت رابعہؒ موجود تھین یہ سُنکر فرمانے لگین کہ یہ کب تک کہوگے کہ کُھلے گا پہلے یہ تو بتاؤ کہ کسنے بند کیا ہی کہ پھر کھولے گا یعنے وہ دروازہ تو ہمیشہ کشادہ ہی بند ہی کب ہوا ہی کہ پھر کھولا جائیگا۔ یہ سُنکر حضرت صالح مریؒ نے کہا کہ عجب ہے مجھ مرد کی نادانی اور اِس بوڑھی عورت کی دانائی پر۔ ایک روز حضرت رابعہؒ نے ایک مرد کو دیکھا کہ ہای غم ہای غم کہہ رہا ہے آپ نے فرمایا کہ یہ نہ کہہ بلکہ یون کہہ ہائے بےغمی ہای بےغمی اِسلیے کہ اگر تجھ مین غم ہوتا تو بات کیسی تو سانس تک نہ لے سکتا۔ نقل ہے کہ حضرت رابعہؒ نے ایکبار ایک شخص کو دیکھا کہ سر کو پٹی باندھے ہی پوچھا کہ یہ پٹی کیون باندھی ہی اُسنے کہا کہ میرے سر مین درد ہی آپ نے فرمایا کہ تیری عمر کیا ہوگی اُسنے کہا کہ تیس برس کا ہون آپنے فرمایا کہ اِتنے دنون تو تندرست رہا یا بیمار اُسنے کہا کہ تندرست رہا آپ نے فرمایا کہ تو نے اِتنے دنون تک تو شکر گذاری کی پٹی ایک دن بھی نہ باندھی اور اب ایک روز کی بیماری پر شکایت کی پٹی باندھتا ہے۔ نقل ہے کہ ایک مرتبہ حضرت رابعہؒ نے چار درم کسی شخص کو دیے کہ کمبل خرید لاوے اُس مرد نے کہا

کہ سفید کمبل لاؤن یا کالا آپ نے فرمایا کہ وہ ہم مجھے دے اور لیکر وہ جلے مین ڈالدیے اور فرمانے لگین کہ ابھی کمبل نہین خریدا تفرقہ درپیش آیا **نقل ہے** کہ ایکبار حضرت رابعہؓ فصل بہار مین گوشہ نشین ہوئی تھین اور باہر نہین آتی تھین آپ کی ایک خادمہ نے عرض کی کہ اے سیّدہ آپ باہر تشریف لائیے تاکہ حق تعالیٰ کی کاریگری کے آثار دیکھین حضرت رابعہؓ نے فرمایا کہ ذرا تو یہان اندر آتا کہ خود صانع ہی کو دیکھے اور فرمانے لگین کہ میرا شغل صانع کا مشاہدہ ہے نہ صنعت کا مطالعہ۔ ایک مرتبہ ایک جماعت حضرت رابعہؓ کے حضور مین آئی دیکھتی کیا ہی کہ حضرت رابعہؓ دانتون سے گوشت کاٹ رہی ہین اُس جماعت نے کہا کہ آپکے پاس چھُری نہین ہی آپنے فرمایا کہ مینے بُریدگی کے خوف سے کبھی چھُری نہین رکھی اسلیے کہ چھُری کا کام کاٹنا ہے ایسا نہو کہ مجھ مین اور میرے محبوب مین جُدائی ڈالے۔ **نقل ہے** کہ ایک بار حضرت رابعہؓ سات دن رات روزے سے رہین اور مطلق رات کو نہ سوئین آٹھوین رات کو بھُوک نے غلبہ کیا نفس فریاد کرنے لگا کہ آپ مجھکو کب تک تکلیف و رنج مین مبتلا رکھین گی یکایک کسی نے دروازہ کھٹکھٹایا اور کھانے کا پیالہ لاکر حضرت کو دیا آپنے لیکر رکھدیا تاکہ چراغ جلاوین اتنے مین ایک بلّی نے آکر پیالے کو اوندھا دیا آپنے فرمایا کہ اچھا پانی سے روزہ کھُول لونگی جب آپ پانی کا آبخورہ بھر کر لائین تو چراغ گل ہوگیا آپنے چاہا کہ پیئین آبخورہ ہاتھ سے چھوٹ کر گر پڑا اور ٹوٹ گیا حضرت رابعہؓ نے ایسی آہ بھری کہ خوف تھا کہ گھر نہ جلجاوے اور فرمایا کہ یا اللہ یہ کیا ہی کہ تو مجھ بیچاری کے ساتھ کرتا ہی ایک آواز سُنی کہ آگاہ ہو اگر تو چاہی تو ہم دنیا کی نعمت تجھکو عطا کرین لیکن اپنا غم تیری دل سے لے لینگے اسلیے کہ میرا غم اور دنیا کی نعمت ایک دل مین اکٹھا نہین ہوسکتے ہین اے رابعہؓ تیری بھی ایک مُراد ہے اور ہماری بھی ایک مُراد ہی اور ہماری اور تیری مراد باہم جمع نہین ہوسکتین حضرت رابعہؓ فرماتی ہین کہ جب مینے یہ خطاب سُنا تو اپنے دل کو دنیا سے ایسا جُدا کیا اور امید کو کوتاہ کیا کہ مینے اُسکو اپنی آخری نماز سمجھا۔ اُصلّی صلوٰۃ المودّع یعنے مین رخصت ہونیوالے کی نماز کے مثل

نماز پڑھتی ہوں اور اِسقدر مخلوق سے علیحدہ ہوئی کہ جب روز ہوتا ہے تو مین اِس خوف سے
کہ ایسا نہو کہ لوگ مجھے اپنی کاروبار مین مشغول کرلیوین دُعا مانگتی ہون کہ اے خداوند مجھے اپنی
طرف مشغول کرتا کہ کوئی مجکو تیری طرف سے نہ پھیر سکے۔ **نقل ہے** کہ حضرت رابعہؒ ہمیشہ روتی تھین
لوگون نے کہا کہ ہم ظاہرا کوئی بیماری اور سبب آپ مین نہین پاتے ہین پھر کیا سبب ہے کہ آپ ہمیشہ
روتی رہتی ہین حضرت رابعہؒ نے کہا کہ تمھین کیا خبر ہے میرے سینے کے اندر ایسی بیماری ہے کہ جہان کا
کوئی حکیم وطبیب اُسکا علاج نہین کرسکتا اور میرے زخم کا مرہم اُسکا وصال ہے مین بہانہ ڈھونڈھتی
ہون کہ شاید مین کل قیامت کے روز آخرت مین اپنے مقصد سے بہرہ ور ہون اسلیے اپنے آپ کو
دردزدون کی صورت مین بناتی ہون کہ کل اُسی کے ذریعے سے کامیاب ہون۔ **نقل ہے**
کہ چند بزرگ حضرت رابعہؒ کے پاس گئے حضرت رابعہؒ نے کہا کہ تم مین سے ہر ایک بیان کرے کہ خدائے
تعالی کو کس لیے پوجتا ہے ایک نے کہا کہ دوزخ کے سات درجے خوف وترس سے پُر ہین اور
سب کو اُن پر سے گذرنا ہے مین اسلیے خوف وترس کی دہشت سے اُسکی پرستش کرتا ہون
دوسرے نے کہا کہ بہشت کے آٹھ درجے بہترین مقامات ہین اور طرح طرح کی نعمتون اور
آسائشون کا وہان وعدہ کیا گیا ہے اسلیے ہم اُسکی پرستش کرتے ہین حضرت رابعہؒ نے یہ سُنکر
فرمایا کہ بُرا بندہ ہے جو اپنے خداوند کی کسی چیز کے ڈر کے سبب یا کسی مزدوری کی
امید پر عبادت کرے پھر اُنھون نے کہا کہ آپ کس لیے پوجتی ہین کیا آپ کو خدائے تعالی
سے کچھ طمع نہین ہے حضرت رابعہؒ نے فرمایا کہ اَلْجَارُ ثُمَّ الدَّار یعنی اوّل پڑوسی ہے پھر گھر اُسکا۔
اور پھر فرمانے لگین کہ ہمارے واسطے دوزخ وبہشت کا ہونا اور نہونا یکسان ہے اسلیے کہ اُسکی
عبادت ہمارے واسطے فرضِ عین ہے اور بھلا یہ تو بتاؤ کہ اگر دوزخ اور بہشت نہوتے تو پھر
ہم اُسکی عبادت نکرتے اور کیا خدائے تعالی اِسکے لائق نہین ہے کہ بغیر واسطے کے ہم اُسکی
پرستش کرین **نقل ہے** کہ ایک بزرگ حضرت رابعہؒ کے پاس گئے دیکھتے کیا ہین
کہ آپ مَیلے کچیلے پھٹے پُرانے سوراخدار کپڑے پہنے ہین وہ بزرگ یہ دیکھکر کہنے لگے

کہ بہت سے آدمی ہین کہ اگر آپ ذرا اشارہ فرماوین تو آپ پر نظر شفقت کرین حضرت رابعہؓ نے فرمایا کہ مجھے دنیا کسی سے مانگتے ہوئے شرم آتی ہی اسلیے کہ درحقیقت مالک دنیا کا بھی حق تعالےٰ ہی اور ظاہر ہے کہ ایسے شخص سے مانگنا کہ کوئی چیز عاریۃً اُسکے پاس ہو نہایت شرم کی بات ہی اُس بزرگ نے کہا کہ اِس بوڑھی عورت کی بلند ہمتی کو دیکھو کہ حق تعالےٰ نے اُسکو کیا بلند درجہ عطا کیا ہی کہ اُسکو اپنا وقتِ عزیز سوال مین صرف کرتے افسوس آتا ہے

نقل ہے کہ چند لوگ حضرت رابعہؓ کے آزمانے کو اُنکے پاس گئے اور جاکر کہا کہ ای رابعہؓ دیکھو کہ وکیلانِ قضا و قدر نے ساری فضیلتین مردون پر نچھاور کی ہین اور کرامت کا پٹکا بھی مردون ہی کی کمر پر باندھا ہی اور آج تک کوئی عورت سوای مردون کے پیغمبر بھی نہین ہوئی ہی پھر آپ بتائین کہ یہ ڈینگ کس بات پر کرتی ہین حضرت رابعہؓ نے فرمایا کہ جو کچھ تمنے کہا سب سچ ہی لیکن یہ تو بتاؤ کہ آج تک کسی عورت نے بھی سوای مردون کے غرور اور تکبّر کے سبب سے کلمۂ انا ربکم الاعلیٰ (یعنے مین ہون تمھارا بزرگ پروردگار) کا کہا ہے اور کوئی عورت بھی کبھی مخنّث ہوئی ہی سوای مردون کے کہ اُن مین مخنث بھی ہین۔

نقل ہے کہ حضرت رابعہؓ ایکبار بیمار پڑین لوگون نے پوچھا کہ آپ کی بیماری کا سبب کیا ہے آپ نے فرمایا کہ صبح ہی جو میری دل نے بہشت کی طرف توجہ کی تو دوست مجھپر خفا ہوا اِس بیماری کا سبب اُسکا عتاب ہے۔ حضرت حسن بصریؒ فرماتے ہین کہ مین آپ کی بیمار پرسی کو گیا کیا دیکھتا ہون کہ بصرے کے سردارون سے ایک خواجہ حضرت رابعہؓ کے عبادت خانہ کے دروازہ پر روپیون کا توڑہ آگے دھرے رو رہا ہی مینے پوچھا کہ کیون رو رہے ہو کہنے لگا کہ اِس زاہدۂ فاضلۂ کریمۂ زمانہ کے واسطے کہ اگر برکت اِسکی نہووے تو مخلوق ہلاکی مین پڑجاوے یہ کچھ پیسے لایا ہون لیکن اِس خوف سے کہ قبول نہ کرینگی پیش نہین کر سکتا آپ سفارش کرین شاید کہ قبول کرلیوے حضرت حسنؒ فرماتے ہین کہ مین اندر گیا اور اُسکا پیغام کہا حضرت رابعہؓ نے کن انکھیون سے میری طرف دیکھا اور فرمایا کہ مینے جب سے

ایسی ذات کو کہ باوجود نافرمانی کے روزی بند نہین کرتا ہی اور اپنے عاشقونکو بے دانہ و پانی
زندہ رکھتا ہی بیچانا ہی مینے مخلوق کی طرف پُشت کی ہی یعنے مخلوق سے امید رکھنا چھوڑ دیا ہے
اور بھلا بتاؤ تو سہی کہ کسیکا مال مین کیسے لے لون حالانکہ نہین جانتی کہ حلال ہے یا حرام
نقل ہے کہ حضرت رابعہؒ نے فرمایا کہ ایک مرتبہ مینے بادشاہ کے چراغ کی روشنی مین اپنے
پھٹے پیراہن کو سیا مدت تک میرا دل بستہ رہا اور مینے جب تک پھاڑ نہ ڈالا میرا دل کشادہ نہ ہوا
اور خدا سے عذر چاہا تا کہ میرا دل بند مین نرکھے عبد الواحد عامرؒ کہتے ہین کہ ایک روز مین اور
سُفیان حضرت رابعہؒ کی بیمار پُرسی کو گئے ہم اُسکی دہشت اور رُعب سے اوّل بات نہ کر سکے
حضرت رابعہؒ نے خود سُفیانؒ سے کہا کہ کوئی بات کہو سُفیانؒ نے کہا کہ اے حضرت رابعہؒ دُعا
کیجیے کہ حق تعالیٰ اس رنج و تکلیف کو آپ پر آسان کر دیوے حضرت رابعہؒ نے یہ سُنکر
اُسکی طرف دیکھا اور فرمایا کہ ای سُفیان آپ کو خبر نہین کہ یہ بیماری مجھپر خدا ہی کے حکم سے
آئی ہی سُفیانؒ نے کہا کہ آپ درست فرماتی ہین یہ سُنکر حضرت رابعہؒ نے کہا کہ جب آپ جانتے ہین
تو پھر کیون فرماتے ہین کہ مین خدای تعالیٰ سے درخواست کرون اور کیا یہ اُسکی مرضی کے
خلاف نہوگا اور حالانکہ دوست کو زیبا نہین کہ دوست کی مرضی کے خلاف کرے پھر سُفیانؒ
نے کہا کہ ای رابعہؒ آپ کو کسی چیز کی آرزو ہے حضرت رابعہؒ نے کہا کہ ای سُفیان آپ تو
صاحب علم معلوم ہوتے ہین کیون ایسی بات کہتے ہین دیکھو بارہ۱۲ برس سے میرا دل تازہ
چھوہارون کو چاہتا ہی اور آپ جانتے ہین کہ بصرہ مین چھوہارے کیسے سستے بیقدر ہین لیکن
مینے اب تک نہین کھائے ہین اسلیے کہ مین بندی ہون اور بندے کو آرزو کے ساتھ کیا کام
اور ظاہر ہے کہ جس چیز کو میرا خداوند نہین چاہتا ہے اگر مین چاہون تو کفر ہووے
پھر سفیانؒ نے کہا کہ مین تو آپکے معاملے مین کچھ نہین کہہ سکتا ہون آپ مجھ کچھ نصیحت فرمائیے
حضرت رابعہؒ نے فرمایا کہ تو نیک مرد ہوتا اگر دُنیا کو دوست نرکھتا مینے کہا کہ یہ آپ نے کیا فرمایا
فرمانے لگین کہ ایسی باتین کرنا جو کہ نادانی پر دلیل ہوتی ہین یعنی باوجود اسکے کہ جانتے ہو

کہ دُنیا فانی ہی اور پھر نادانی کی باتین کرتے ہو کہ مجھسے پُوچھتے ہو کہ تمھارا دل دُنیا کی کس چیز کو
چاہتا ہی حضرت سُفیانؒ کہتے ہین کہ مجھے اِس بات پر رونا آگیا اور مینے کہا کہ ای خداوند مجھ سے
راضی ہو حضرت رابعہؒ نے فرمایا کہ تجھے شرم نہین آتی کہ اُسکی رضا ڈھونڈھتا ہی جس سے تو خود
راضی نہین ہے۔ حضرت مالک دینارؒ کہتے ہین کہ مَین حضرت رابعہؒ کے پاس گیا دیکھتا کیا ہون کہ ٹوٹی
بدھنی وہان رکھی ہی اور آپ اُس سے وضو کرتی تھین اور اُس سے پانی پیتی تھین اور ایک پُرانا بوریا اور
اینٹ پڑی تھی کہ جسکو بجاے تکیے کے سر کے نیچے رکھتی تھین حضرت مالکؒ فرماتی ہین کہ یہ دیکھکر
میرے دل کو رنج ہوا مینے کہا ای رابعہؒ میری دو دولتمندون سے دوستی ہی اگر آپ اجازت دین تو
مَین اُنسے کچھ آپکے واسطے مانگون حضرت رابعہؒ نے فرمایا کہ ای مالکؒ آپ نے بڑی غلطی کی کیا
میرا اور اُنکا روزی دینے والا وہی ایک نہین ہی حضرت مالکؒ کہتے ہین کہ مینے کہا ہان یعنے
سب کا وہی ایک رازق ہی فرمانے لگین تو پھر کیا وہ دُرویشون کی روزی کو اُنکی دُرویشی کے
سبب سے بھول گیا ہی اور دولتمندون کی روزی کو اُنکی دولتمندی کے سبب سے یاد رکھتا ہے
حضرت مالکؒ کہتے ہین کہ مینے کہا نہین یعنی ایسا نہین ہی یہ سُنکر حضرت رابعہؒ نے کہا
کہ پھر جس حالت مین کہ وہ حال ہر ایک کا جانتا ہے کیا ضرور کہ ہم اُسکو یاد دلاوین اُسکو
اسی طرح منظور ہے بس ہم بھی وہی پسند کرتے ہین جو اُسکو پسند ہے۔ **نقل ہے**
کہ حسن بصریؒ اور مالکؒ اور شقیق بلخیؒ تینون حضرت رابعہؒ کے پاس موجود تھے
اور در بارۂ صدق بات چیت ہو رہی تھی حضرت حسنؒ نے کہا کہ وہ شخص اپنے دعوی
مین صادق نہین ہے کہ جو اپنے آقا کی مار پر صبر نکرے حضرت رابعہؒ نے یہ سُنکر فرمایا
کہ اس قول سے بُو خودی کی آتی ہے حضرت شقیق بلخیؒ نے کہا کہ جو شخص اپنے خداوند
کی مار پر شکر نکرے وہ اپنے دعوی مین صادق نہین ہی حضرت رابعہؒ نے فرمایا کہ
اِس سے بہتر چاہیے حضرت مالکؒ نے کہا کہ جو شخص کہ اپنے دوست کے زخم سے لذت نپاوے
وہ اپنے دعوی مین صادق نہین ہی حضرت رابعہؒ نے یہ سُنکر بھی کہا کہ اِس سے بہتر چاہیے

یہ سُنکر اُن تینون نے کہا کہ اب آپ فرماوین حضرت رابعہؒ نے فرمایا کہ جو شخص کہ زخم کے درد کو
اپنے محبوب کے مشاہدے مین بھُول نجائے وہ اپنے دعوی مین صادق نہین ہے اور اگر کوئی
خالق کے مشاہدے مین اِس صفت پر ہو تو تعجب نہین ہے اِسلیے کہ مصر کی عورتون نے حضرت یوسفؑ
کے مشاہدے کے وقت اپنے ہاتھ کاٹ ڈالے اور کچھ تکلیف اُنکو معلوم نہوئی۔ **نقل ہے**
کہ بصرہ کے شیخون سے ایک شیخ حضرت رابعہؒ کے پاس آئے اور اُنکے سرہانے بیٹھ گئے اور دُنیا کو
بُرا کہنے لگے حضرت رابعہؒ نے یہ سُنکر فرمایا کہ تو دُنیا کو بہت ہی دوست رکھتا ہے کیونکہ اگر اُسکو
دوست نرکھتا ہوتا تو اُسکا ذکر نکرتا کہ اسباب کا توڑنے والا خریدار ہوتا ہے اگر تو دُنیا سے فارغ
ہوتا تو اُسکے نیک و بد کا ذکر نکرتا لیکن اِسلیے یاد کرتا ہے کہ مَنْ اَحَبَّ شَیْئًا اَکثرَ ذِکرَہٗ
یعنے جو شخص کہ کسی شے کو دوست رکھتا ہے اُسکا ذکر بہت کرتا ہے۔ **نقل ہے**
کہ حضرت حسنؒ نے فرمایا کہ مَین عصر کی نماز کے وقت حضرت رابعہؒ کے پاس گیا اور وہ کچھ
پکانا چاہتی تھین گوشت دیگچی مین ڈالدیا تھا جب مَین اُنسے باتین کرنے لگا تو فرمانے لگین
کہ یہ باتین تو دیگچی پکانے سے بہتر ہین دیگچی کو اُسیطرح چھوڑ دیا یہانتک کہ ہمنے نماز مغرب
ادا کی بعد نماز مغرب آپ سُوکھی روٹی کا ٹکڑا اور پانی کا آبخورہ لائین اور دیگچی کے
پاس گئین تاکہ اُسمین سے سالن نکالین خدا کی قدرت سے ہانڈی پکی تیار تھی آپ
پیالے مین نکال لائین اور ہم دونون نے اُس گوشت سے کھایا ایسا گوشت پکا ہوا تھا
کہ مینے تو کبھی ایسے مزے کا گوشت نہ کھایا تھا حضرت سُفیانؒ کہتے ہین کہ مَین ایک
رات کو حضرت رابعہؒ کے پاس موجود تھا آپ محراب مین جاکر کھڑی ہوئین اور
صبح تک نماز پڑھتی رہین اور مَین دوسرے گوشے مین نماز پڑھتا تھا صبح کے
وقت آپ فرمانے لگین کہ ہم کس طرح اُسکا شکر کرین کہ اُسنے ہمکو تمام رات عبادت
کرنے کی توفیق دی اور پھر فرمایا کہ ہم کل شکرانے کا روزہ رکھین گے حضرت رابعہؒ
بصری کی مناجات ہے کہ اے بارِ خدا اگر تو کل مجکو دوزخ مین بھیجے گا تو مَین تیرا ایسا

بھیدظاہر کرونگی کہ دوزخ مجھ سے ہزار برس کی راہ پر بھاگے اور فرمایا الٰہی جو کچھ کہ تو نے دُنیا سے
ہمارا حصّہ کیا ہی وہ اپنے دشمنونکو دی اور جو چیز کہ آخرت سے تو نے ہمارا حصّہ کی ہی وہ اپنی دوستونکو دے
اسلیے کہ ہمارے واسطے تو تو ہی کافی ہی اور فرمایا کہ ای خداوند اگر مین تیری دوزخ کے خوف سے عبادت
کرون تو تو مجکو دوزخ مین جلا اور اگر بہشت کی امید سے پرستش کرون تو تو اُسکو مجھپر حرام کر اور
اگر تجھے خاص تیری ہی واسطے پوجون تو اپنے جمال باقی سے مجھے بے نصیب نکرنا اور فرمایا کہ
ای بار خدا اگر تو مجکو دوزخ مین ڈالے گا تو مین فریاد کرونگی اور کہونگی کہ مین تجھے دوست رکھتی تھی
دوستون کے ساتھ ہرگز ایسا معاملہ نہین کرتے ہاتف نے آواز دی کہ ای رابعہ تو ہمپر بدگمانی مت کر
ہم تجکو اپنے دوستون کے پڑوس مین ٹھہراینگے تاکہ تو ہمسے بات چیت کرے اور فرمایا کہ الٰہی میرا
کام اور میری آرزو دُنیا مین تمامی دُنیا سے یاد تیری ہے اور آخرت مین تمامی آخرت سے
دیدار تیرا۔ میری آرزو و خواہش تو یہی ہے آیندہ تو مالک ہے جو چاہے سو کر۔ اور ایک
رات کہتی تھین اے پروردگار یا تو میرا دل حاضر کر یا میری بے دلی کی نماز قبول فرما
جب آپ کی موت کا وقت قریب ہوا بزرگ لوگ آپکے سرہانے موجود تھے آپنے فرمایا کہ تم سب
اُٹھ جاؤ اور خدا کے بھیجے ہوؤن کی واسطے جگہ خالی کردو وہ سب اُٹھ کھڑے ہوے اور باہر
آئے اور دروازہ بند کردیا ایک آواز سُنی کہ یَا اَیَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِي إِلَىٰ رَبِّكِ یعنے
ای نفس مطمئنہ اپنے پروردگار کی طرف رجوع کر پھر دیر تک کچھ آواز نہ آئی اندر گئے تو دیکھا کہ
آپنے وفات پائی ہی مشائخ نے فرمایا ہی کہ حضرت رابعہ دنیا مین آئین اور آخرت کو گئین اور
کبھی حق تعالیٰ کے ساتھ بے ادبی نہین کی اور کچھ اُس سے نچاہا اور نہ کہا کہ مجکو اس طرح یا
اُسطرح رکھ بھلا اسکا تو کیا ذکر ہے کہ خلق سے کچھ درخواست کرتین۔ کسی نے حضرت رابعہؒ کو
خواب مین دیکھا کہا کہ منکر و نکیر کا تو حال کہیے آپ نے فرمایا کہ جب وہ جوانمرد آئے اور کہا کہ
تیرا رب کون ہی تو مینے کہا کہ لوٹ جاؤ اور حق تعالیٰ سے کہو کہ تو نے باوجود ہزارہا مخلوق
کے ایک بوڑھی ناتوان عورت کو فراموش نہ کیا بھلا مین کہ ساری دُنیا سے تجھی کو

دیکھتی تھی کیسے قبول جاتی نہیں معلوم کر کیا وجہ ہر کہ تو کسیکو بھیجکر پوچھتا ہر کہ تیرا خدا کون ہے۔ محمد اسلم طوسی اور نعمی طرطوسی کہ جنھون نے ایک بیابان مین تین ہزار مرد کو پانی پلایا دونون حضرت رابعہ کی قبر پر آئے اور فرمایا کہ اے وہ شخص کہ تو شیخی مارتی تھی کہ مین دونون جہان سے فارغ ہون اب بتا کہ کیا حال ہر آواز آئی کہ جو چیز کہ مینے دیکھی ہے اور دیکھ رہی ہون مجکو مبارک ہو اللہ پاک و برتر اپنی بخشش سے اُسپر رحمت کرے۔

دسوان باب فُضَیل بن عیاض کے ذکر مین اللہ کی رحمت اُسپر ہو

وہ توبہ کرنیوالون کے پیشوا وہ احسان و کرم کے آفتاب وہ خداشناسی اور پرہیزگاری کے دریا وہ ہر دو جہان سے فارغ اپنے زمانے کے پیر کامل فضیل عیاض رحمۃ اللہ علیہ مشائخ بزرگ سے تھے اور طریقت کی کسوٹی اور اپنے ہم زمانہ لوگونکے ممدوح تھے اور اُس زمانے کے لوگ آپکے بہت معتقد تھے اور ریاضت اور کرامت مین دستگاہ بلند رکھتے تھے اور پرہیزگاری اور خداشناسی مین بے مثل تھے اوّل حالت آپ کی ایسی تھی کہ آپنے مرد اور باوردی کے بیابان مین خیمہ ڈال رکھا تھا ٹاٹ کا لباس پہنتے تھے اور اُونی ٹوپی اوڑھتے تھے اور ایک تسبیح گردن مین ڈالے رہتے تھے اور آپکے یار بہت سے تھے کہ سب چور اور ڈاکو تھے جو مال کہ اُنکے پاس لاتے تھے وہ تقسیم کرتے تھے کیونکہ اُنکے سردار تھے اور جو چیز کہ اُنکو پسند ہوتی تھی وہ اپنے واسطے رکھ لیتے تھے اور کبھی نمازِ جماعت نہ چھوڑتے تھے اور جو خدمتگار کہ جماعت سے نماز نہ پڑھتا تھا اُسکو اپنے یہان سے نکال دیتے تھے ایک روز ایک بڑا قافلہ اُس طرف سے گذرا قافلے والون نے چورون کی شہرت سُنی تھی ایک مرد کے پاس قافلے مین بہت سا روپیہ تھا اُسنے اپنے دل مین کہا کہ بیابان کے درمیان کسی جگہ چھپا دون تاکہ اگر قافلہ لُٹ بھی جائے تو یہ نقدی تو بچ رہے اُس بیابان مین گیا دیکھتا کیا ہے